السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تسبیح کا ثبوت ہے یا نہیں، اگر ثبوت ہے تو جماعت کرائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز تسبیح کا ثبوت (بحثیت مجموعہ روایات) موجود ہے، جیساکہ جامع ترمذی میں حضرت ابورافع اورابوداؤد، سنن ابن ماجہ، دعوات کبیر بیہقی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے اور پھر سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنھما وغیرہ سے روایات ہیں۔ امام عبدالرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قد وقع اختلاف اھل العلم فی ان حدیث صلوہ التسبیح ھل ھو صحیح ام حسن ام ضعف ام موضوع والظاھر عندی انہ لاینحط عن درجۃ الحسن۔ (تحفۃ الاحوذی: ص ۳۵۱، ج ا

''نماز تسبیح کی حدیث کے صحیح، حسن ضعیف یا موضوع ہونے کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔''

(شیخ الاسلام ابن حجر بھی ''الخصال المکفرہ''میں اس کے حسن ہونے کی طرف مائل ہیں (تحفۃ: ص ۳۵۰ ج ا

حافظ عبدالعظیم منذری لکھتے ہیں:

وَقدرُوِيَ ہٰذاالحَدِیث من طرق کَثِیرَۃ وَعَن جمَاعَۃ من الصَّحَابَۃ وَأمثلھا حَدِیث عِکْرِمَۃ ہٰذَاوَقد صَححہٗ جمَاعَۃ مِنْھُم الْحَافِظ أَبُو بکر الآجُرِيّ وَشَیخنَا أَبُو مُحَمَّد عبد الرَّحِیم الْمصْرِيّ وَشَیخنَا الْحَافِظ أَبُو الْحسن الْمَقْدِسِی رَحِمھم اللہ تَعَالٰی

وَقَالَ أَبُو بکر بن أبي دَاوُد سَمِعت أبي یَقُول لَیْسَ فِی صَلَاۃ التَّسْبِیح حَدِیث صَحِیح غیر ہٰذَا وَقَالَ مُسلم بن الْحجَّاج رَحمَہ اللہ تَعَالٰی لَایُرْوٰی فِي ہٰذَا الحَدِیث إِسْنَادا أحسن من ہٰذَا وَقَالَ الْحَاکِم قد صحت الرِّوَایَۃ عَن ابْن عمر أَن رَسُول اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسلم علم ابْن عَمہ ہٰذِہِ الصَّلَاۃ (الترغیب والترھیب: ص ۴۶۸، ج ا)

خلاصہ یہ ہے کہ متعدد جلیل القدر محدثین نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ جہاں تک نماز تسبیح باجماعت پڑھنے کا سوال ہے تو جہاں تک میری نظر ہے اس کا خیر القرون میں ثبوت نہیں ملتا۔ اور جس طرح ہمارے ہاں رواج چل نکلا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں اس کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے عملاً بدعات کی ترویج کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص289

محدث فتویٰ